فاروق الرحمن یزدانی (مدرس جامعہ سلفیہ)

زیارت قبور اور اس کے شرعی آداب

برادران اسلام! اللہ تعالیٰ نے موت ہر انسان کے لئے مقدر کردی ہے کسی شخص کو بھی اس سے فرار نہیں اور پھر موت کے بعد ایک ایسی زندگی کا آغاز ہو جاتا ہے جو نہ ختم ہونے والی ہے۔ اسے آخرت کی زندگی کہا جاتا ہے۔ دنیا کی زندگی حقیقتاً اللہ تعالیٰ نے اخروی زندگی کو سنوارنے کے لئے عطا فرمائی ہے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو دنیا میں رہ کر اپنی آخرت کی فکر کرتے ہیں۔ پھر اس زندگی کے لئے لائحہ عمل اور اس کو بسر کرنے کا طریقہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان فرما دیا اور اس کی تشریح وتفسیر ھادی کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول وعمل سے فرمادی۔ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ مسلمان ہونے کے ناطے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری میں زندگی گزارے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرے۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شریعت میں اپنی طرف سے نہ کمی کرے اور نہ ہی زیادتی۔ کیونکہ کلمہ طیبہ پڑھنے کے بعد کسی شخص کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنی مرضی کرے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

﴿مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا﴾ (الاحزاب)

''کسی مسلمان مرد یا مسلمان عورت کے لیے یہ لائق نہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول کسی بات کا حکم دیں تو پھر اُن کو اُس بات میں کوئی اختیار رہے۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرے تو وہ کھلم کھلا گمراہ ہوگیا۔''

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنی مبارک زبان سے ارشاد فرمایا:

''لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ''

تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنی خواہشات کو میری لائی ہوئی شریعت کے تابع نہ کردے۔

اس لئے ہمیں چاہئے کہ زندگی کے ہر موقعہ پر

خواہ وہ موقعہ خوشی کا ہو یا غمی کا اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت سے راہنمائی لیں۔

قبروں کی زیارت:

زندگی کے مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ قبرستان میں جانا ہے۔ کچھ لوگ تو ایسے ہیں جو قبرستان جاتے ہی نہیں حالانکہ قبرستان جانا چاہیے کیونکہ اس سے انسان کو اپنی آخرت یاد آتی ہے وہ سوچتا ہے کہ ایک وقت آنا ہے جب میں فوت ہو جاؤں اور مجھے بھی قبر میں دفن کر دیا جائے گا۔ میرا بھی حساب ہوگا تو یقیناً وہ زندگی میں اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب حضرت محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی نہیں کرتا۔ حدیث شریف میں ہے:

" عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ کُنْتُ نَهَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِیْ الدُّنْیَا وَ تُذَکِّرُ الْاٰخِرَةَ." (سنن ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا تو (اب) تم ان کی زیارت کیا کرو بے شک (ان کی زیارت) دنیا سے بے رغبتی پیدا کرتی ہے اور آخرت کو یاد دلاتی ہے۔

قبروں کی زیارت کا مقصد:

لیکن یہ یاد رکھیئے کہ قبرستان جانے کا مقصد آخرت کو یاد کرنا اور قبرستان والوں کے لیے دعا کرنا ہو۔ نیز یہ مقصد کسی بھی قریبی قبرستان سے حاصل ہو جاتا ہے۔ لہٰذا زیارت قبول کے لیے بڑے اہتمام کے ساتھ مخصوص سفر قرآن و حدیث اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ثابت نہیں بلکہ ایسے سفر کی ممانعت ثابت ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

"لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ، اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ وَ مَسْجِدِ الْاَقْصٰی" (صحیح بخاری شریف۔ صحیح مسلم شریف)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین مساجد کے علاوہ سفر نہ کیا جائے (۱) مسجد حرام، (۲) مسجد نبوی شریف (۳) مسجد اقصیٰ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں کوہِ طور پر گیا۔ واپسی پر میری ملاقات بصرہ بن ابو بصرہ غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی۔ انھوں نے پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو......؟ میں نے کہا طور سے۔ انھوں نے کہا اگر تم مجھ سے طور جانے سے پہلے ملتے تو وہاں نہ جاتے۔ میں نے کہا کیوں......؟ انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے:

((لَا تُعْمَلُ الْمَطِیُّ اِلَّا اِلٰی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ

المَسجِدِ الحَرَامِ وَ مَسجِدِیْ وَمَسجِدِ بَیْتِ المَقْدَسِ)) (نسائی شریف۔ کتاب الجمعہ)

''سواریوں سے کام نہ لیا جائے مگر تین مسجدوں کی طرف۔ ایک مسجد حرام، دوسری میری مسجد اور تیسری مسجد اقصیٰ۔''

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ ان تین مقامات کے علاوہ کسی بھی جگہ پر تبرک حاصل کرنے کے لیے اہتمام کے ساتھ دوردراز کا سفر کر کے نہیں جانا چاہیے۔

قبرستان میں داخل ہونے کی دعا:

رسول اللہ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو یہ دعا سکھایا کرتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو یہ پڑھیں:

''اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ.'' (مسلم شریف)

ترجمہ: ''قبروں والے مومنو، مسلمانو! تم پر سلامتی ہو۔ بے شک ہم بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمھیں ملنے والے ہیں۔ ہم اپنے لیے اور تمھارے لیے اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔''

قبرستان میں دعا:

جب آدمی قبرستان جائے تو وہاں تمام مسلمانوں کے لئے دعا کرنی چاہئے۔ حدیث شریف میں ہے:

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت گھر سے نکل کر بقیع (مدینہ شریف کا قبرستان) میں تشریف لے گئے۔ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھا کر لمبی دعا کی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے تھے اور انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں قبرستان میں جاؤں اور فوت شدگان کے لئے دعا کروں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں کیا کہوں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جب تو قبرستان جائے) تو یہ دعا کر:

اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَ یَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاخِرِیْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ. (نسائی شریف)

ترجمہ: مومن اور مسلمان قبروں والوں پر سلامتی ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پہلے لوگوں پر (یعنی فوت شدگان پر) اور پچھلے لوگوں پر (یعنی زندہ پر) رحم فرمائے۔ بے شک ہم بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمہیں ملنے والے ہیں۔ (یعنی فوت ہونے والے ہیں)

اس لئے ہمیں بھی چاہئے کہ ہم جب قبرستان جائیں تو وہاں جا کر نہ تو قبر کو سجدہ کریں اور نہ ہی قبر والے کو پکاریں' نہ روئیں پیٹیں اور نوحہ کریں بلکہ وہاں دفن مسلمانوں کے لئے بخشش کی دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ فوت شدگان کو قبر کے عذاب سے محفوظ فرمائے۔ ان کی قبر کو جنت کے باغات میں سے ایک باغ بنائے۔ ان کی قبر کو کشادہ کرے اور نور سے بھر دے اور تمام مسلمانوں کو قیامت کے دن دوزخ سے بچا کر جنت میں داخل فرمائے۔

قبرستان میں غیر شرعی امور:

بعض لوگ قبرستان میں جاتے ہیں اور ان کا جانا اس انداز سے ہوتا ہے کہ ایک تو قبرستان جانے کا مقصد ہو جاتا ہے یعنی قبرستان جانے کا مقصد تو یہ تھا کہ آخرت کو یاد کرتے اور دنیا سے بے رغبتی ہوتی مگر بعض لوگوں نے اس اہم مسئلہ کو بھی تفریح کا ایک موقع سمجھ لیا ہے۔ مثلاً ۱۰ محرم الحرام کو قبرستان جانا اور ان پر مٹی ڈالنا لوگوں نے فیشن بنا لیا ہے۔ مرد تو مرد ہیں عورتیں بھی کثرت سے رنگ برنگے شوخ لباس پہن کر اور بے پردہ بڑے اہتمام سے قبرستان جاتی ہیں اور پھر وہاں جا کر ایسے ایسے کام سرانجام دیئے جاتے ہیں جن سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی سے منع فرمایا ہے۔ ان میں سے چند ایک کا ذکر یہاں کیا جاتا ہے تاکہ ہم بحیثیت مسلمان اپنے پیارے حبیب حضرت محمد کریم ﷺ کی نافرمانی سے بچ سکیں۔

(۱) قبروں کو پختہ بنانا:

صحابی رسول اللہ ﷺ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَ اَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ وَ اَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهِ." (مسلم شریف)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو چونا گچ کرنے' اُن پر عمارت بنانے اور ان پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔"

اس لیے ہمیں چاہیے کہ قبریں پکی نہ بنائیں۔ نہ ہی اُن پر کوئی کمرہ یا برآمدہ یا کسی قسم کی عمارت بنائیں اور اسی طرح قبرستان میں قبروں پر کھڑے ہونے اور ان پر بیٹھنے سے بھی پرہیز کرنا چاہیے۔

(۲) قبر پر تختی لگانا:

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَنْ يُّجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَ اَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْهَا وَ اَنْ تُوْطَاَ. (ترمذی شریف)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ کرنے ان پر لکھنے اور انہیں روندنے سے منع فرمایا۔

اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ نہ قبروں کو پختہ

کرنا چاہئے نہ ان پر کوئی تختی وغیرہ لگانی چاہئے اور نہ ہی ان پر بیٹھنا اور ان کے اوپر سے گزرنا چاہئے۔

(۳) قبروں پر دیئے جلانا:

حدیث شریف میں ہے:

"لَعَنَ اللّٰهُ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذَاتِ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ." (ترمذی شریف۔ مستدرک حاکم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو کثرت سے قبرستان جاتی ہیں اور ان پر مسجدیں بناتی ہیں اور دیئے جلاتی ہیں۔

اس حدیث شریف سے بھی معلوم ہوا کہ:

(۱) عورتوں کو زیادہ قبرستان نہیں جانا چاہئے کیونکہ یہ بدعات کا ارتکاب زیادہ کرتی ہیں۔ خصوصاً ۱۰ محرم کو اہتمام کے ساتھ قبرستان جانے سے پرہیز کرنا چاہئے۔

(۲) قبرستان میں وہ کام نہ کئے جائے جو مسجدوں میں کئے جاتے ہیں مثلاً نماز پڑھنا، قرآن مجید کی تلاوت کرنا (صرف فوت شدہ مسلمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے بخشش کی دعا کرنی چاہئے)

(۳) قبر پر دیا، موم بتی، اگر بتی وغیرہ نہیں لگانی چاہئے۔

(۴) قبروں پر پھول یا چادریں نہیں ڈالنی چاہئیں۔ کیونکہ کپڑوں کے زندہ لوگ زیادہ ضرورت مند ہیں۔ قبروں کی مٹی کو تو کوئی ضرورت نہیں اور میت کو اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔

(۵) قبروں پر دانے، دال، چاول وغیرہ بکھیرنے سے پرہیز کرنا چاہئے بلکہ وہ اناج کسی غریب و مسکین کو دینا چاہئے تاکہ اس کی ضرورت پوری ہو اور ہمارے لئے ثواب کا باعث بنیں۔

برادران اسلام!

یہ چند احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے سامنے پیش کی گئی ہیں ان کی روشنی میں ہمیں چاہیے کہ ہم وقتاً فوقتاً قبرستان میں جایا کریں تاکہ ہمیں اپنی موت بھی یاد رہے اور ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی سے بچے رہیں۔ قبرستان میں جا کر اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے بخشش کی دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں قبر اور جہنم کے عذاب سے محفوظ فرمائے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ کسی دن یا وقت کو خاص کر کے قبرستان نہیں جانا چاہئے۔ نہ انہیں پختہ کرنا چاہئے اور نہ ہی مٹی ڈالنے کا خصوصی اہتمام کرنا چاہئے اگر کوئی قبر بیٹھ گئی ہے تو اس پر مٹی ڈال کر برابر کر دینا درست ہے، نہ قبروں پر فوت شدگان کے نام اور تاریخ پیدائش یا

وفات کی تختیاں لگانی چاہئیں اور نہ ہی قبرستان میں نماز اور تلاوت کرنی چاہیۓ اور نہ قبرستان میں دیئے اگر بتیاں جلانی چاہئیں۔ خصوصی طور پر عورتوں کو قبرستان میں بار بار یا اس طرح اہتمام کے ساتھ نہیں جانا چاہیۓ' کہ قبرستان جانے کا مقصد ہی فوت ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن و حدیث کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق فرمائے اور ہم سب کی دنیا و آخرت بہتر فرمائے۔ آمین ثم آمین

لمحہ فکریہ

برادرانِ اسلام!

اللہ تعالیٰ نے مختلف اوقات میں انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرما کر لوگوں کو ایسی ہدایت کی طرف راہنمائی فرمائی جس کا نام اسلام ہے اور اسے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لیے بطور دین پسند فرمایا ہے۔ پھر امام الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ ہدایت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر مکمل فرما دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا﴾ (سورۃ مائدہ)

''آج کے دن میں نے تمھارے لیے تمھارے دین کو مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت کو پورا کر دیا ہے اور تمھارے لیے اسلام کو بطور دین پسند فرمایا ہے۔''

برادرانِ اسلام!

جب اسلام مکمل ہو چکا ہے اور اس میں کسی قسم کی کمی یا زیادتی نہیں ہو سکتی تو ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنی عبادات اور معاملات میں صرف اور صرف اسلام سے ہی راہنمائی حاصل کریں جو کہ صرف قرآن مجید اور حدیث شریف کا نام ہے۔ جو کچھ بھی اس کے علاوہ ہے وہ دین' اسلام اور شریعت نہیں ہو سکتا۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّکْتُمْ بِھِمَا کِتَابُ اللّٰہِ وَسُنَّۃُ رَسُوْلِہٖ)) (مشکوٰۃ)

''میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ جب تک تم ان کو مضبوطی سے پکڑے رکھو گے' گمراہ نہیں ہو گے۔ ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن مجید) ہے اور دوسری اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت۔''

آیئے غور کیجیے کیا ہماری زندگیاں قرآن مجید اور حدیث شریف کے مطابق گزر رہی ہیں......؟ کہیں ہم قرآن و حدیث کو چھوڑ کر گمراہی کی طرف تو نہیں جا رہے......؟

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن و حدیث کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق فرمائے۔ آمین۔